حافظ محمد اقبال رنگونی (مانچسٹر)

مغربی تہذیب کے منطقی نتائج

دارالعوام کی ہیلتھ سلیکٹ کمیٹی نے کہا ہے کہ سکولوں میں ۵ برس کی عمر کے بچوں کو جنسی تعلیم دینے کا سلسلہ شروع کیا جائے تاکہ زندگی میں بعد ازاں لڑکیوں کے حاملہ ہونے کے خطرات کو کم کیا جا سکے۔ (جنگ لندن، ۲ نومبر ۹۱ء)

برطانیہ میں ۵ سال کے بچوں کو جنسی تعلیم دینے اور جنس (SEX) کی تفصیلات سے واقف کرانے پر حزبِ اقتدار اور حزبِ اختلاف دونوں کا بھرپور اتفاق ہے اور برطانوی وزیر تعلیم بھی تقریباً اس پر حامی بھر چکے ہیں۔ چند دن قبل ایک مشہور برطانوی گویا کے ایڈز میں مبتلا ہونے اور مرنے سے دو دن قبل اپنے فحش افعال کا اعتراف کرنے کی خبریں بہت عام رہیں، عالمی خبروں اور برطانوی اخبارات میں شہ سرخیوں کے ساتھ شائع ہوئی تھیں جس نے برطانوی مفکروں کے دل و دماغ میں یہ بات راسخ کر دی کہ فحش افعال پر پابندی لگانے کے بجائے ایڈز سے بچاؤ کا واحد طریقہ یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے معصوم ذہنوں کو جنس سے واقف کرا دیا جائے تاکہ وہ سب کچھ کر سکیں مگر ایڈز سے بچ جائیں۔ سمندروں میں چھلانگ تو لگائیں مگر کپڑے نہ بھیگیں۔ آگ میں کود پڑیں مگر بدن زخمی اور جلنے نہ پائے۔

ابھی کل تک اسی بات کا رونا رویا جا رہا تھا کہ بارہ تیرہ سال کے لڑکوں اور لڑکیوں کو جنسیات سے واقف کرایا جائے تاکہ عفت و عصمت کی خرید و فروخت کا دروازہ کھول دیا جائے۔ ان کی ہمت افزائی کے لیے گرل فرینڈ اور بوائے فرینڈ کی اصطلاح جاری کی گئی۔ مانع حمل آلات کی سپلائی کے عام اور مفت دینے کے مطالبے کیے گئے عصمت کی خرید و فروخت کو قانونی قرار دینے کے لیے دارالعوام میں بل پیش کرنے کے منصوبے بنائے گئے۔ جب دوستی اور فحاشی کے ثمرات برآمد ہونے لگے تو زانیہ کو کنواری ماں کا اعزاز بخشا گیا۔ الگ مکان اور رقوم کی سہولتیں مہیا کی گئیں اور آزادی کے نام پر جو ڈرامہ رچایا گیا اس کی ہر طرح حوصلہ افزائی ہوتی رہی۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ لڑکے اور لڑکیاں اسکول اور کالج جانے کے بعد ڈاکٹروں اور ہسپتالوں کے دروازے کھٹکھٹانے لگیں، اسقاطِ حمل ہونے لگے اور نئی نئی بیماریوں نے برطانوی مفکروں کو ایک عجیب مخمصے میں مبتلا کر دیا۔ اس کے باوجود بھی والدین کو اپنے نونہالوں کے ان گندے کرتوتوں پر شرم آنے کے بجائے فخر ہونے لگا اور ماں باپ کی موجودگی میں بھی

دل بستگی کا سامان پیدا کرلینا کوئی عیب کی بات نہ رہی۔

لیکن اب معاملہ نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کا نہیں کہ جنہیں سائنس یا ایڈز کی خطرناک بیماری کے علاج اور سدباب کے بہلتے ان غلط راہوں کو انتخاب کرنے پر مجبور کیا گیا تھا اب تو ان معصوم بچوں کا ہے جو ابھی پانچ سال کے ہیں مگر مغربی معاشرے کے بزرجمہر فیصلہ فرما رہے ہیں کہ ان بچوں کو بھی جنسی تعلیم دی جائے اور جنسیات کے موضوع پر کچھ بتلا دیا جائے۔ نتیجہ واضح ہے کہ یہی معصوم بچے ابھی سے شرم و حیا کا لباس اُتار کر بے حیائی و بدتمیزی کی راہ اپنالیں گے اور کل یہی قوم کے ناسور اور گندے کیڑے بن جائیں گے۔

برطانوی مفکروں کا بظاہر دعویٰ یہ ہے کہ اس تعلیم سے ایڈز کی بیماری کا سدباب ہوگا جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ گذشتہ سالہا سال سے جب بھی سکولوں اور کالجوں میں اس قسم کے موضوعات زیر بحث آئے زناکاری میں اضافہ ہی ہوا ہے۔ بے حیائی کے مناظر اور بھی اُبھرے ہیں۔ ناجائز بچوں کی تعداد کئی گنا بڑھ گئی جس سے واضح ہوتا ہے کہ اس قسم کی مخرب اخلاق و حیا سوز تعلیم دراصل "مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی" کا صحیح مصداق ہے۔ برطانوی مفکرین جس تعلیم کو نسخۂ شفا سمجھ کر اسے پینے پلانے کی تلقین فرما رہے ہیں وہ دراصل زہریلا مواد ہے جو ابھی سے برطانوی معاشرے کے رگ و ریشے میں جبراً داخل کیا جا رہا ہے۔

یہ بات ہم ہی نہیں کہتے شہرۂ آفاق برطانوی مفکر اور مورخ مسٹر آرنلڈ جے ٹائن بی بھی اپنی کتاب **آپ بیتی** میں بڑی دل سوزی کے ساتھ اس کے تباہ کن اثرات کا اعتراف کرتے ہیں جس کی چند سطریں آپ بھی پڑھ لیں:

> "ہماری غیر عقلی معاصرانہ بے صبری جس تیزی کے ساتھ رواں ہے اس نے ہمارے بچوں کی تعلیمی کیفیت میں ایک طوفان بپا کر رکھا ہے۔ ہم اس تیزی کے ساتھ انہیں بڑا کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں گویا وہ چوزے ہیں اور ان کے انڈوں کو مشینوں کے ذریعے قبل از وقت ہی سیا جا سکتا ہے۔ انتہا تو یہ ہے کہ ہم انہیں جنسی بلوغت کے دور سے پہلے ہی جسمانی حظ سے آشنا کرنے پر تلے ہوئے ہیں حقیقت یہ ہے کہ ہم اپنے بچوں کو اس انسانی حق سے محروم کر رہے ہیں جس کے تحت انہیں بچپن یا لڑکپن کے زمانے سے مستفید ہونا چاہیے۔ یہ جنسی بیداری اب برطانیہ میں پھیل گئی ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ یہ گمراہ کن غلط تعلیمی نظام اور کتنے مغربی ملکوں پر حملہ آور ہو کر ان کی اخلاقی سطح کو برباد نہیں کرے گا؟

ہمارے نزدیک نوجوانوں کی پرورش کی تمام موجودہ پالیسی ہی انتہائی متناقض و متضاد ہے ہم اپنے لڑکے اور لڑکیوں کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ بارہ تیرہ سال کی عمر میں جنسی زندگی سے

واقفیت حاصل کریں اس کے ساتھ ہی ساتھ ہمارا تقاضا یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ اپنی پوسٹ گریجویٹ تعلیم کو تیس سال کی عمر تک پہنچا دیں۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ یہ باتیں سولہ سترہ سال جن پر جنس چھائی ہوتی ہے اپنے ذہنوں کو تعلیم کی طرف پوری طرح راغب رکھ سکیں۔ اگر ہم اپنے موجودہ طریقہ کار پر مصر ہے تو ہماری بلند تر اور جدید ترین تعلیمی درسگاہیں جنسی ملاقات کے سوشل کلبوں سے کچھ ہی بہتر ہوں گی... مغربی تہذیب کی جو موجودہ خرابیاں ہیں اس میں جنس کی پیش از وقت پختگی ہماری تہذیب کے دامن پر اخلاقی دھبہ ہے... مجھے ہم عصر مغربی تہذیب سے غصہ آتا ہے اس لیے نہیں کہ یہ مغربی تہذیب ہے بلکہ اس لیے کہ مجھ پر اس کی خرابیاں آشکارا ہیں" (ٹائن بی) منقول از روزنامہ "امروز" لاہور ماخوذ از "نئے فتنے" صفحہ ۲۰۴)

برطانوی مؤرخ اور مفکر کا یہ حقائق افروز تجزیہ جو آج سے کئی سال قبل کیا گیا تھا، کو موجودہ حالات پر منطبق فرما کر دیکھ لیجئے کہ برطانوی سکولوں اور تعلیم گاہوں میں کیا ہو رہا ہے؟ ایک عام سکول سے لے کر اعلیٰ یونیورسٹی تک کا مطالعہ کر لیجئے پتا چل جائے گا کہ یہ سب کچھ اسی غیر اخلاقی تعلیم اور کلچر کا نتیجہ ہے جو معصوم اور ناپختہ ذہن میں پیدا کیا گیا تھا جس کے نتائج کھل کر سامنے آ رہے ہیں۔

ہم حزب اقتدار و حزب اختلاف کے اس مؤقف کی شدید مذمت کرتے ہیں کہ ۵ برس کے بچوں کو جنسی تعلیم سے روشناس کرایا جائے اور ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ اس قسم کے تمام مضامین اور اسباق جن کے ذریعے بے حیائی و فحاشی کو راہ ملتی ہو فوراً پابندی لگائی جائے۔ معاشرہ کو صحت مند بنانے کا علاج یہ نہیں کہ انہیں غیر اخلاقی حرکتوں میں مبتلا کر دیا جائے بلکہ صحیح طریقہ یہ ہے کہ ان غیر اخلاقی حرکتوں کو خلافِ قانون قرار دے کر اس کے مرتکب کو سخت عبرت ناک سزا کا مستحق سمجھا جائے۔ اسی سے ایڈز کی بیماری پر قابو پایا جا سکتا ہے اور گندے کیڑوں کا صفایا ہو سکتا ہے۔ وما علینا الا البلاغ

بقیہ: آپ نے پوچھا

قرآن میں جو "ذنب" کا لفظ مستعمل ہے تو اس کا معنی "گناہ" ہی نہیں بلکہ "خلاف اولیٰ" بھی ہے۔ فتح الباری اور فتح الملہم میں لکھا ہے کہ شریعت میں جو چیزیں ممنوع ہیں ان میں سب سے ہلکا درجہ ذنب ہے۔ اس سے اوپر درجہ خطا ہے جو ضد ہے صواب کی، اس سے اوپر کا درجہ سیئۃ کا ہے جو ضد ہے حسنۃ کی، اس سے اوپر کا درجہ معصیت (جمع معاصی) ہے۔ گویا اس لحاظ سے مطلب یہ ہوا کہ ذنب کا لفظ "خلافِ اولیٰ" چیز پر بھی بولا جاتا ہے جو اپنے مقام پر نہ صغیرہ ہو نہ کبیرہ۔

(کذا فی خزائن السنن للشیخ صفدر مدظلہ)